• شق نمبر (VII)

پرائیویٹ انتظامیہ حکومت پنجاب کی منظوری کے بغیر کسی قسم کی فاضل ٹیوشن فیس لاگو نہیں کرے گی۔

• شق (X)

سابقہ مالکان/انتظامیہ تحریری طور پر حکومت کے ذمہ مطالبات سے دستبردار ہو جائے گی۔

چونکہ اس نوٹیفیکیشن میں مقررہ مدت کی کوئی پابندی نہیں ہے، اس لیے یہ بات ہمارے حق میں ہے۔ ہم ان شرائط کے بارے میں حکومت کے ساتھ گفت و شنید میں مصروف ہیں۔ ہم نے تمام اداروں کے متعلق مالی اعداد و شمار اکٹھا کرنا شروع کر دیے ہیں۔ اس کے بعد ہی کوئی حتمی فیصلہ ہو سکے گا۔ یہ تمام فیصلے متفقہ طور پر کیے گئے ہیں۔ ان فیصلوں میں پنجاب کے تمام بشپ صاحبان (ملتان، فیصل آباد، راولپنڈی - اسلام آباد، لاہور) شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کلیسائی مشیران، قومیائے گئے سکولوں کی کلیسائی تنظیمیں، کاتھولک بورڈ آف ایجوکیشن کے چند ممبر بھی ان فیصلوں میں شریک ہیں۔ اس کے علاوہ ہم دیگر قومیائے گئے سکولوں کے غیر مسیحی مالکان سے بھی رابطہ رکھے ہوئے ہیں۔

آپ براہ مہربانی میرے اس مراسلہ کو پیرش کونسل کے ذریعہ اور اپنی ذاتی کوششوں کی وساطت سے مسیحی برادری تک پہنچائیں تاکہ اس نہایت اہم معاملہ میں وہ پوری معلومات حاصل کر سکیں۔

خداوند کی شفقت میں

مسیح

ارمانڈو ٹرینڈاڈ

آرچ بشپ آف لاہور

۲۰ اگست ۱۹۹۶ء

مذہبی اقلیتیں: شناخت کے لیے جدوجہد

[کرسچن سٹڈی سنٹر (راولپنڈی) کے زیرِ اہتمام ملک کے طول و عرض سے ۳۵ غیر مسلم پاکستان میں اقلیتوں کی شناخت کے حوالے سے غور و فکر کے لیے یک جا ہوئے۔ تین روز (۱۸-۲۰ جولائی ۱۹۹۶ء) کے بحث مباحثہ اور تبادلۂ خیالات کے بعد اُنہوں نے جو حتمی اعلامیہ جاری کیا۔ اس کا انگریزی متن اور اُردو ترجمہ (یا بالعکس) سہ ماہی "المشیر" (راولپنڈی) نے شائع کیا ہے۔ ذیل میں معاصر مذکور کے شکریے کے ساتھ کتابت کی بعض اغلاط درست کرتے ہوئے اعلامیہ کے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔ مدیر]

"پاکستان میں ہماری شناخت الجھاؤ کا شکار ہے۔ اگرچہ ہم برابر کے شہری ہیں اور ملک کے اندر ایک مثبت کردار ادا کرنا چاہتے ہیں، مگر ملک میں موجود بعض قانونی اور سیاسی مراحل نے ہمیں ملکی سیاست کے مرکزی دھارے سے کاٹ دیا ہے۔ غیر مسلموں کے لیے اگر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ہے کہ اُنہیں ملازمتیں ملیں۔ خاص طور پر وہ اعلیٰ سرکاری عہدے جو اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، ان پر تو غیر مسلموں کی رسائی بہت مشکل ہے۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اُن کا داخلہ انتہائی مشکل ہے۔ ملک میں کوئی موثر افراد شماری (مردم شماری) ابھی تک نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ہمیں ۱۹۸۱ء کی اس افراد شماری کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے جس کے اعداد و شمار کو چیلنج کیا جا سکتا ہے۔"

"ہمارا یہ یقین ہے کہ ملک کے مکمل شہری ہونے کے لیے مذہبی رواداری لازمی ہے۔ چنانچہ تمام ملکی اداروں اور ریاست کو مذہبی رواداری کے فروغ کے لیے کام کرنا چاہیے۔"

"الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعصبات کے خلاف لڑے، اور ان پروگراموں کے متعلق اپنی آنکھیں کھولیں جو مذہبی منافرت پھیلاتے ہیں، تاکہ غیر مسلموں کی کردار کشی نہ کی جائے اور اُنہیں منفی کرداروں میں نہ پیش کیا جائے، بلکہ اُن کے اُن کاموں اور کرداروں کی تشہیر کی جائے جو اُنہوں نے قومی سطح پر کیے ہیں یا کر رہے ہیں۔ تمام غیر مسلموں کے تہواروں کو مثبت انداز میں پیش کیا جانا چاہیے، تاکہ پاکستان کے عوام اُنہیں بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ ذرائع ابلاغ میں غیر مسلموں کو ملازمتیں دی جائیں تاکہ وہ پاکستانی معاشرے کو مہذب بنانے کے عمل میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔

ریاست کو چاہیے کہ وہ تمام امتیازی قوانین منسوخ کرے جن میں قانون گستاخیٔ رسول، حدود آرڈیننس، قانونِ شہادت، قانون قصاص و دیت اور جداگانہ انتخابات شامل ہیں۔ ریاست کو یہ چاہیے کہ وہ غیر مسلموں کو اُن کے بنیادی حقوق کی ضمانت دے۔ اسے سکولوں اور کالجوں کے نصاب کا بھی جائزہ لینا چاہیے۔ یہ نصاب اپنی موجودہ شکل میں غیر مسلموں کے خلاف نفرت پھیلاتا ہے اور اُنہیں مثبت انداز میں پیش نہیں کرتا۔ شفاف افراد شماری غیر مسلموں کی مدد کرے گی کہ وہ اپنی اصل عددی طاقت سے آشنا ہوں تاکہ وہ اپنے جائز حقوق کے لیے جدوجہد کر سکیں۔ آئندہ ہونے والی افراد شماری میں بہائی جماعت اور ایسی دیگر مذہبی جماعتوں کو الگ خانے میں شمار کیا جانا چاہیے۔"

"ہم ان قوانین کے خلاف لڑنے کی تدبیر کریں گے جنہوں نے ہمارے مکمل شہری ہونے کی حیثیت کو محدود کر دیا ہے۔ اس لحاظ سے جہاں آمرِ مطلق جنرل ضیاء الحق مکمل طور پر ذمہ دار ہے۔ وہاں ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ ہمارے اپنے سیاسی اور مذہبی لیڈر بھی پوری طرح اس حماقت کے ذمہ دار ہیں، بلکہ وہ لوگ جنہوں نے جداگانہ انتخابات میں حصہ لیا اور ووٹ ڈالا، پاکستان میں غیر مسلموں کی کم تر حیثیت قبول کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ہماری تجویز ہے کہ جداگانہ انتخابات جیسی سرگرمیاں نہ صرف بند

کی جائیں بلکہ ان سرگرمیوں میں حصہ لینے والوں کی بھرپور مزاحمت کی جائے۔"

"ہم جو پُرامید لوگ ہیں، آج عہد کرتے ہیں کہ --- (الف) ہم غیر مسلموں کے اُن کارناموں کو دستاویزی شکل میں اکٹھا کریں گے جو اُنھوں نے پاکستان کی تشکیل اور تعمیر و ترقی کے لیے سرانجام دیے ہیں۔ اپنے موجودہ تعاون کے نیٹ ورک کو مزید مضبوط بنائیں گے اور نئے رابطے قائم کریں گے تاکہ ہم ایک دوسرے کے وسائل سے فائدہ اٹھا سکیں اور اپنے مسلمان ہم وطنوں کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے یہ شناخت کروائیں کہ ہم پاکستان کے برابر شہری ہیں۔"

"پاکستان کے بدلتے حقائق اور مسیحی اقدام" - ایک سیمینار کی رپورٹ

ہولی فیملی ہسپتال کے آڈیٹوریم میں "پاکستان کے بدلتے حقائق اور مسیحی اقدام" کے عنوان سے ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس میں چار مقرّرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان میں سے دو --- سابق وزیر اطلاعات و سابق سینیٹر جناب جاوید جبار اور ایک ماہر عمرانیات محترمہ شمیم کاظمی -- مسلم نقطۂ نظر کے ترجمان کے طور پر شریک ہوئے جب کہ مسیحی نقطۂ نظر کی نمائندگی ایک وکیل جناب روچی رام اور جناب سسل چودھری نے کی۔ ہفت روزہ "دی کرسچن وائس" نے سیمینار کی رپورٹ پیش کی ہے۔ اگرچہ رپورٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ سیمینار کا اہتمام کس تنظیم نے کیا تھا، تاہم غالب امکان یہی ہے کہ مسیحی اہل دانش اس میں پیش پیش تھے۔

جناب جاوید جبار نے واضح کیا کہ وطنِ عزیز میں اقلیّتیں ہی دشوار حالات سے نہیں گزر رہی ہیں، بلکہ دس کروڑ مسلمانوں کو بھی اسی صورت حال کا سامنا ہے۔ پاکستان کے زیادہ تر لوگ ظلم و ستم کا شکار ہیں اور اُن کا استحصال کیا جا رہا ہے۔ اقلیّتی برادری کو سیاسی طور پر فعّال ہونا چاہیے اور اُسے دوسرے گروہوں سے میل جول بڑھانا چاہیے۔ اُنھیں طلبہ تنظیموں، مزدور انجمنوں اور ترقی پسند سیاسی جماعتوں میں اپنے ساتھی تلاش کرنے چاہییں۔

محترمہ شمیم کاظمی نے کہا کہ "اس حقیقت کے باوجود کہ اسلام اقلیّتوں کے حقوق کو بڑی اہمیت دیتا ہے، لیکن اپنے ملک میں اقلیّتی برادریوں سے جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے، کسی طرح مثالی نہیں۔ دیہات میں جاگیردار بلااختلاف مذہب لوگوں کو یکساں طور پر ڈراتے دھمکاتے ہیں اور اُن کا استحصال کر رہے ہیں۔ میں اپنے مشاہدے کی بنیاد پر کہوں گی کہ یہاں صرف مسیحی اور ہندو خواتین ہی زیادتیوں اور قتل و غارت کا شکار نہیں ہوتیں، بلکہ مسلمان خواتین کی صورت حال بھی اس سے مختلف نہیں۔ ان تمام ستم رسیدہ لوگوں کو باہم تعاون سے ظلم و ستم کے خلاف اقدام کرنا چاہیے۔"

جناب روچی رام نے کہا کہ "ضیاء الحق نے پاکستان میں جو اسلامزیشن (Islamization) مسلّط